اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم ۔ یک شنبہ

فی پرچہ ۱ر

۲۲ رجب المرجب سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۹ شہادت ۱۳۳۰ھ ش ۲۹ اپریل ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۰۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں۔ اور نہ کوئی ایسا نبی ہے۔ جو ان کی امت سے باہر ہو۔" (چشمہ معرفت صہ)

اخبار احمدیہ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

ربوہ ۲۶ر اپریل ۔ درد کل تو نہیں ہوئی ضعف ہے :

ربوہ ۲۷ر اپریل ۔ حضور سیدنا حضرت امیر المومنین کی صحت نسبتاً اچھی ہے :

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

گجرات ۲۸ر اپریل ۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح آج گرلز سکول کے جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کی صدارت کے لئے یہاں پہنچ گئیں۔

گورنر جنرل پاکستان نے مشرقی بنگال کی زمینوں کو سرکاری قبضے میں لینے کے قانون کی منظوری دیدی

کراچی ۲۸ر اپریل ۔ آج گورنر جنرل پاکستان نے مشرقی بنگال کی ان سرکاری زمینوں کو قبضے میں لینے کے لئے قانون کی منظوری دے دی ۔ جو ۱۷۹۳ء کے لارڈ کارنوالس کے عہد میں بندوبست استمراری کے تحت آگئی تھیں ۔ یاد رہے کہ مشرقی بنگال کی اسمبلی نے یہ قانون گزشتہ فروری میں منظور کیا تھا ۔ جبکہ وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال نے اعلان کیا تھا کہ بڑی بڑی زمینداریوں کی تنسیخ مسلم لیگ کے پروگرام کا ایک حصہ ہے ۔ اب ان زمینوں کے تمام کاشتکار اور مزارع براہ راست حکومت کے تحت ہوں گے :

ملتان میں نئے میڈیکل کالج کا افتتاح

ملتان ۲۸ر اپریل ۔ آج گورنر پنجاب ہز ایکسی لنسی سردار عبدالرب نشتر نے ملتان کے نئے میڈیکل کالج اور ۵۰۰ بستروں کے ایک ہسپتال کا افتتاح کیا اس ہسپتال میں طب و جراحی کے جدید طریقوں سے خاص علاج کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ جلد ہی ہسپتال کی توسیع کر کے اس میں ۱۰۰۰ بستروں کے لئے جگہ بنائی جائے گی۔ اس وقت تک ملتان ڈویژن کے مختلف اضلاع سے ۱۳ لاکھ روپے جمع ہو چکے ہیں ۔ جس میں سے ۶ لاکھ روپے خود ملتان نے دئیے ہیں ۔ اس پر کل ۲ کروڑ روپیہ ہوگا ۔ گورنر پنجاب آج کالج کے افتتاح کے بعد لاہور واپس آگئے۔

خیرپور ۲۸ر اپریل ۔ آج یہاں پیرزادہ عبدالستار وزیر خوراک پاکستان نے ریاستی حکومت سے ایک لاکھ دس ہزار من گندم حاصل کرنے کا اہتمام کر لیا جسے ریاستی حکومت نے فاضل قرار دیا تھا۔

سید سجاد ظہیر گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۲۸ر اپریل ۔ مقامی پولیس کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل شام کو ساڑھے چار بجے لاہور پولیس نے ملتان روڈ پر نئی آبادی کے ایک مکان میں پاکستان کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری سید سجاد ظہیر کو گرفتار کر لیا ہے۔

پنجاب پولیس نے کئی مہینوں سے ان کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری کر رکھا تھا۔ اور ان کا سراغ دینے والے کے لئے پانچ ہزار روپے کا انعام بھی مقرر کر رکھا تھا۔

پچھلے کئی روز سے پولیس نے اپنی سرگرمیوں کو تیز کر دیا تھا۔ اور اسی سلسلہ میں کئی خانہ تلاشیاں بھی کی تھیں :

(روزنامہ امروز)

کراچی ۲۸ر اپریل

- اس سال یکم اکتوبر سے پاکستان میں پاکستانی سٹینڈرڈ ٹائم رائج ہو جائے گا۔
- آج مفتی اعظم فلسطین الحاج سید امین الحسینی نے دو گھنٹے تک گورنر جنرل پاکستان سے ملاقات کی :
- مردم شماری کے کمشنر کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ۱۲۰ آدمیوں کے مقابلے میں ۱۰۰ عورتیں ہیں ۔ پوری رپورٹ ۱۹۵۳ء میں شائع ہوگی۔
- بیرونی تجارت کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ سات آدمیوں کی ایک ایسی سب کمیٹی قائم کی جائے جو حکومت کو کنٹرول اور برآمدی پالیسی کے متعلق مشورہ دے سکے۔
- آسٹریلیا میں سکاؤٹوں کا جو عالمگیر اجتماع ہو رہا ہے ۔ اس میں پاکستان کے ۲۴ سکاؤٹ بھی شرکت کریں گے ۔ یہاں کے بعد وہ لنڈن کے عالمگیر پیٹرولیم کیمپ میں بھی شرکت کریں گے۔
- آج پاکستانی ہوائی فوجوں کے نامزد کمانڈر انچیف نے گورنر جنرل پاکستان سے ملاقات کیں۔
- آج کوٹری کے سٹیشن پر ایک مال گاڑی ایک ایسی پٹڑی پر چڑھ گئی ۔ جو آگے جا کر ختم ہو جاتی تھی ۔ ڈرائیور مر گیا ۔ اور دس ڈبے پٹڑی سے اتر گئے :

ڈھاکہ ۲۸ر اپریل ۔ آج ایک سال کے بعد تیج گاؤں کا ہوائی اڈہ پھر کھل گیا یہ پاکستان میں ڈرگ روڈ کے اڈے کے بعد دوسرا ہوائی اڈہ ہے۔

ایران کے نئے وزیر اعظم ۔ محمد مصدق

طہران ۲۸ر اپریل ۔ آج ایرانی مجلس نے اپنے ایک خفیہ اجلاس میں نوے میں سے بہتر آراء کی بناء پر بھاری اکثریت سے مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر محمد مصدق کو مسٹر حسین اعلےٰ کی جگہ نیا وزیر اعظم منتخب کیا جنہوں نے کل شاہ ایران کی خدمت میں اپنا استعفےٰ داخل کر دیا تھا۔ مسٹر محمد مصدق تیل کی اس کمیٹی کے صدر تھے جس نے فیصلہ کیا ہے کہ تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کا کام جلد از جلد شروع کر دیا جائے ۔ اور اس تحریک کے روح رواں تھے۔ انتخاب کے بعد آپ نے آج شاہ ایران سے ملاقات کی ۔ مسٹر حسین اعلےٰ اپنے استعفےٰ کے بارے میں آج مجلس کے روبرو ایک تقریر کریں گے :

— نئی دہلی ۲۸ر اپریل ۔ وزیر داخلہ ہندوستان نے کہا ہے کہ بعض اینٹی گورنمنٹ عناصر ان تحقیقات کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ کوچ بہار کے فائرنگ کے سلسلہ میں کی جا رہی ہے۔ یہ فائرنگ ان مظاہرین پر کی گئی تھی ۔ جو حکومت سے روٹی کا مطالبہ کر رہے تھے۔

نام تبدیل کر کے ہندو مت میں شامل کر لیجئے

مسٹر کھارے کا تبلیغی دیا کھیان

ناگپور ۲۸ر اپریل ۔ یہاں ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر ڈاکٹر کھارے نے کہا بیرونی مذاہب کو ہندو سماج میں ضم کرنے کا اس سے بہتر موقعہ اور کبھی نہیں پیدا ہوگا اس وقت ہندوستان میں چار مذہبوں کے ماننے والے بستے ہیں ۔ یعنی اسلام ۔ مسیحیت ۔ زردشتیت اور یہودیت ۔ اور انہیں نہایت آسانی کے ساتھ ہندومت سے ہم آغوش کیا جا سکتا ہے ۔ صرف ان کے ناموں میں تبدیلی کر کے انہیں ہندو سماج کے قریب لانا ہوگا آپ نے اپنی تقریر میں اسلام کا نیا ہندو مہاسبھائی نام "نرکار سماج" تجویز کیا آپ نے ان چار مذہبوں کے پیروؤں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا عرب ایران فلسطین اور یورپ کی طرف دیکھنا چھوڑ دیجئے اور بھارتی تمدن کو اختیار کیجئے کہ آپ کی تمام مشکلات کا حل ہندوستانی تمدن میں موجود ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر = روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۱ء

ادارہ تحفظ حقوق شیعہ

روزنامہ "زمیندار" کے خاص برقیہ سے جو ۲۹ اپریل کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ راولپنڈی میں آجکل "ادارہ تحفظ حقوق شیعہ پنجاب" کا دوسرا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ برقیہ میں پہلے دن کی کارروائی کی تفصیلات نہیں بتلائی گئیں۔ صرف مختصر روئیداد دی گئی ہے۔ جس سے معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ اجلاس میں ادارہ کے خاص غرض و مقصد یعنی تحفظ حقوق شیعہ کے متعلق کیا باتیں ہوئی ہیں۔ البتہ جناب اختر علی خاں صاحب مدیر مسئول روزنامہ زمیندار کا ایک پیغام ذرا تفصیل کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ جس میں کانفرنس کی کامیابی اور کانفرنس کے ذریعہ شیعہ سنی اختلافات کو ختم کرنے میں گرانقدر مدد ملنے کے لئے دعا کی گئی ہے۔

جہاں تک اس کانفرنس کا شیعوں کے خاص دینی معاملات کا تعلق ہے۔ کسی کو ایسے اجلاسوں پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ ہر فرقہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اس کو پاکستان میں یکساں طور پر آزادی ہے۔ کہ وہ اپنے خاص اعتقادات کی تبلیغ کے لئے اجلاس منعقد کرے۔ بشرطیکہ کسی دوسرے فرقہ کی اس میں دلآزاری نہ ہو۔ لیکن جہاں تک پاکستان کے بنیادی اصولوں کا تعلق ہے۔ ہماری دانست میں "ادارہ تحفظ حقوق شیعہ" کا وجود خود شیعوں کے لئے بھی مفید نہیں۔ اور نہ پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے مفید ہے۔

پاکستان تمام مسلمان کہلانے والوں کی متفقہ اور متحدہ جدوجہد سے وجود میں آیا ہے۔ پاکستان کا قیام ہی اسی وقت ممکن ہوا۔ جب قائد اعظم کی آواز پر تمام اسلامی کہلانے والے فرقوں نے اپنے مذہبی اعتقادات کے اختلافات کو پس پشت ڈال کر سیاسی میدان میں بلا امتیاز کندھے سے کندھا جوڑ کر مخالفین پاکستان کے خلاف متحدہ محاذ قائم کیا۔ خود یہ حقیقت اس بات کی ضامن ہے۔ کہ سیاسی معاملات میں پاکستان کی سرزمین پر مذہبی اعتقادات کے اختلافات کے بناپر نہ کسی فرقہ کے زیادہ حقوق ہیں۔ اور نہ کسی فرقہ کے کم حقوق ہیں۔ بلکہ ہر مسلمان کہلانے والے کے خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اور خواہ اس کو اعتقاداً دوسرے فرقے خارج از اسلام ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں۔ یکساں سیاسی حقوق ہیں۔ ان میں ذرا بھی کمی بیشی یا تفریق نہیں ہے۔

پاکستان کو معرضِ وجود میں لانے کے لئے شیعوں نے بھی ویسی ہی قربانیاں کیں۔ جیسی قربانیاں سنیوں نے کیں۔ اہلحدیث نے بھی ویسی ہی قربانیاں کیں۔ جیسی کہ احمدیوں نے کیں۔ الغرض مسلمان کہلانے والے ہر فرقہ نے یکساں طور پر قربانیاں کیں اور ان متحدہ قربانیوں کے نتیجہ میں اس عظیم اسلامی ملک کی ہستی وجود میں آئی۔ قائد اعظم نے اپنی تقریروں میں اپنے عمل سے اس حقیقت کو بارہا واضح کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ تمام فرقوں کے مسلمانوں نے اپنے مذہبی اعتقادات کے اختلافات کو نظر انداز کر کے ایک متحدہ محاذ قائم کیا۔ جو اگر قائم نہ ہوتا۔ تو یقیناً پاکستان کبھی معرضِ وجود میں نہ آتا۔

بے شک مسلمانوں کی ایک خاص تعداد اس اتحاد سے باہر رہی۔ اور اس نے ایڑی چوٹی کا زور بھی لگایا۔ کہ پاکستان نہ بن سکے۔ مگر ان کو شکست فاش ہوئی۔ اور ان کی کوششوں کے علی الرغم پاکستان بن گیا۔ اگرچہ ان مخالف عناصر کو شکست فاش ہوئی اور وہ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے کچھ عرصہ بعد تک بظاہر دبے رہے۔ مگر جونہی ان کو یقین ہو گیا۔ کہ ان کے خلاف کچھ نہیں کیا جا رہا۔ تو انہوں نے پھر اپنی تخریبی جدوجہد شروع کر دی۔ اور ایک دفعہ پھر وہ از سرِ نو مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان منافرت کے جذبات ابھار کر اپنی مطلب براری کی کوشش کرنے لگے اور لگاتار کوشش کرتے چلے آ رہے ہیں۔

اس تخریبی جدوجہد کے دو پہلو ہیں۔ ایک طرف تو مودودی صاحب یہ کوشش فرما رہے ہیں۔ کہ پاکستان میں اسلامی حکومت اکثریت کی فقہ پر بنائی جائے۔ باقی اسلامی فرقوں کو ان کے جداگانہ حقوق دیکر اسلامی اقلیتیں قرار دیا جائے۔ دوسری طرف احراری ذہنیت کے لوگ ہیں۔ جو مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں جنگ و جدل کی طرح کھلم کھلا ڈالی رہے ہیں۔ کہیں حنفی۔ وہابی کا سوال پیدا کیا جاتا ہے۔ تو کہیں شیعہ سنی کا اور کہیں "مرزائی" "غیر مرزائی" کا۔ "مرزائی" اور "غیر مرزائی" کے سوال کو انہوں نے اپنی بدنیتیوں اور تخریبی مقاصد کا ایک پردہ بنا رکھا ہے۔ اور ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ صرف حنفی بلکہ اہلحدیث اور شیعہ تک ان کے اس عظیم فریب میں آئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ حنفی اور اہلحدیث اور شیعہ ان کی حقیقی اغراض کے راز سے واقف ہو رہے ہیں۔ تو وہ جھٹ ایک نعرہ "تحفظ ختم نبوت" کا اتنا بلند لگا دیتے ہیں۔ کہ حنفیوں اہلحدیث اور شیعوں کی آنکھوں پر پھر ایک دبیز اور تاریک پردہ پڑ جاتا ہے۔ اور وہ اندر ہی اندر اسلامی فرقوں کے متحدہ محاذ کی جڑیں نجینت ہو کر کھودنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ مودودی صاحب بھی احراریوں کی طرح وہی چال چل رہے ہیں۔ مگر ذرا زیادہ ہوشیاری سے کراچی میں جو اسلامی مملکت کے بنیادی اصولوں کے نام سے نیا قرآن بنایا گیا ہے۔ اس میں سب دوسرے اسلامی فرقوں کے علماء کو "مسلمہ اسلامی فرقہ" کی آڑ میں جکڑ دیا گیا ہے۔

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ حقیقت بیان کرنا ہے۔ کہ "ادارہ تحفظ حقوق شیعہ" فی ذاتہٖ نہ صرف ایسے تخریبی عناصر کی کھلی کھلی تائید ہے۔ بلکہ خود شیعوں کے لئے نہایت غیر مفید ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ شیعوں نے خود تسلیم کر لیا ہے۔ کہ وہ پاکستان میں ایک اقلیت ہیں۔

جناب اختر علی خاں مدیر مسئول روزنامہ زمیندار نے کانفرنس کی کامیابی کے ساتھ جو شیعہ سنی اتحاد کی دعا مانگی ہے۔ وہ بالبداہت متضاد دعا ہے۔ ایسا ادارہ جو دوسری اقلیتوں کی طرح اپنے فرقہ کے حقوق محفوظ کرانا چاہتا ہے۔ سنی شیعہ منافرت کی خلیج وسیع کرنے والا ہے۔ یا اتحاد پیدا کرنے والا اور ہمیں خود ان شیعہ علماء کی سمجھ پر حیرت آتی ہے۔ کہ جب ان کے سیاسی حقوق پاکستان میں تمام دیگر اسلامی فرقوں کے حقوق کے برابر ہیں۔ اور وہ ان تمام حقوق کو حاصل کر سکتے ہیں۔ تو انہیں علیحدہ حقوق کے مطالبہ کی کیا ضرورت ہے۔

بلکہ انہیں اگر کوئی مطالبہ کرنا چاہیئے تو یہ کرنا چاہیئے کہ حکومت کے کسی محکمہ میں کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے۔ جس سے شیعہ سنی کے امتیاز کی بو آتی ہو۔ حتیٰ کہ تعلیمی محکمہ میں بھی جو مذہبی تعلیم دی جائے۔ وہ بھی اسلام کے ایسے وسیع ترین اصولوں کے مطابق ہو۔ جن کو شیعہ۔ سنی۔ مقلد غیر مقلد احمدی غیر احمدی کے امتیازی اعتقادات سے کوئی تعلق واسطہ نہ ہو۔ ویسے بطور پاکستان کا شہری ہونے کے ہر فرقہ کو اپنے اپنے اعتقادات کی تبلیغ کے لئے پوری پوری آزادی حاصل ہو۔ یہی طریق ہے۔ جس پر عمل کر کے پاکستان کا وجود ممکن ہوا۔ اور یہی طریق ہے۔ جس پر عمل کر کے پاکستان کو مضبوط و مستحکم کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کو کامیاب بنایا جا سکتا ہے۔ اگر شیعہ دوستوں نے علیحدہ حقوق کی تگ و دو جاری رکھی۔ تو اس سے یقیناً پاکستان کو نقصان پہنچے گا۔ اور خطرہ ہے کہ وہی پرانی دشمنیاں از سرِ نو سر نہ اٹھالیں۔ ورنہ کم سے کم اتنا تو ضرور ہوگا۔ کہ ملک میں اعتقاد کی بناء پر دو مذہبی پارٹیاں بن جائیں گی۔ جو نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ تمام عالم اسلامی کے لئے افتراق و تشتت کا باعث ہوں گی۔

برائے خدا جس خلیج کو قائد اعظم نے نہایت حزم و احتیاط سے کام لیکر پاٹ دیا ہے۔ اس کو از سرِ نو نہ کھود دیجئے۔ اور پاکستان اور دنیا کی مسلمان کہلانے والی اقوام پر رحم کیجئے۔ اور دشمنانِ اسلام و ملک کی تخریبی جدوجہد میں نادانستہ طور پر ممد و معاون نہ ثابت ہو جیئے۔ ایسے ادارے جو مسلمان کہلانے والے کسی فرقہ کے سیاسی حقوق کے تحفظ کے لئے کھڑے کئے جائیں۔ یقیناً تخریبی عناصر کی فتح مبین ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ دشمنان پاکستان کامیاب ہو رہے ہیں۔

ضروری اعلان

"چودھری عطاء اللہ صاحب واقفِ زندگی نے بحیثیت منیجر چوہدری پرنٹنگ پریس لاہور ایسی غفلت اور کوتاہی برتی۔ کہ سلسلہ کو بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوا۔ کئی بار اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے رویہ میں اصلاح نہ کی۔ لہٰذا بمنظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کا وقف توڑا جاتا ہے۔ اور آئندہ سلسلہ کا کوئی کام آنریری یا تنخواہ پر نہیں کر سکتے۔"

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعائے نعم البدل ۔آج بذریعہ الفضل معلوم ہوا ہے کہ عزیزی ممتاز نصر اللہ خان ولد عزیزم اعجاز نصر اللہ خان چند دنوں کی علالت کے بعد اپنے مولا کے پاس واپس چلا گیا۔ احباب سے التجا ہے کہ وہ عزیزی اعجاز کے لئے دعا فرمائیں کہ وہ انہیں صبر جمیل و نعم البدل سے نوازے۔ اور ہم سب کو اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ خاکسار عبد اللہ خان (ریڈ لشنل محافظ املاک متروکہ ۔ حیدرآباد ۲۵-۴-۵۱)

مسلمانوں کی مشکلات — اور — اُن کا حل

از مکرم صوفی محمد رفیق صاحب واقف زندگی

(۱)

مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لینے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ موجودہ دَور میں ان کی صرف تین بڑی مشکلات ہیں۔ جو ان کی ترقی میں حائل ہیں۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اختلافِ عقائد

(۲) بین الاقوامی متحدہ پلیٹ فارم نہ ہونا۔

(۳) اسلامی روحِ عمل کا فقدان

ان مشکلات کے حل ہو جانے میں ہی مسلمانوں کی ترقی کا راز مضمر ہے۔ ہنگامہ ہائے روزگار نے کئی بار اہلِ علم اصحاب کے ذریعہ مسلمانوں کی توجہ ان امور کو حل کرنے کی طرف مبذول کرائی۔ اور انہوں نے ان امور کی تکمیل کے لئے منصوبہ بندی بھی فرمائی۔ مگر افسوس کہ ان کی بنیاد کسی مضبوط چٹان پر نہ ہونے کی وجہ سے اس کی تعمیر کا کام پایۂ تکمیل کو نہ پہونچ سکا۔

(۲)

بنظرِ غائر دیکھا جائے تو ان مشکلات کا حل بہت ہی آسان ہے۔ صرف مسلمانوں کی طرف سے اس کے لئے ارادہ اور قوتِ عمل کی ضرورت ہے۔

پہلی مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں میں عقائد کے متعلق بے شمار اختلافات ہیں۔ اور "علماء ھم" کسی طرح بھی ان اختلافات کو مٹانے کے لئے تیار نہیں۔ دنیوی امور میں اگر اختلافات ہوں تو دنیا نے اس کا حل یہی سوچا ہؤا ہے۔ کہ اپنے اختلافات حکومت کے مقرر کردہ جج کے پاس پیش کر دیئے جائیں۔ اور جو وہ فیصلہ کرے۔ اسے سب کو ماننا لازم ہو جائے۔ اور یقیناً یہی ایک صورت دنیا میں امن قائم کرنے کی ہے ورنہ اگر اختلافات قائم رکھے جائیں۔ اور کسی جج کے فیصلہ کو اپنے اوپر جاری نہ کیا جائے تو معاشرہ میں کبھی بھی امن قائم نہ ہو۔

دین کے معاملہ میں بھی خدا تعالےٰ نے یہی قانون رکھا ہے۔ کہ مذہبی معاملات میں جب اختلافات اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ ظاہری اسباب کے لحاظ سے اس کا حل ناممکن ہو جاتا ہے تو خدا تعالےٰ ہمیشہ اپنی طرف سے ایک مامور کو کھڑا کرتا ہے۔ جو مذہبی امور میں لوگوں کے لئے حَکَم اور عدل ٹھہرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے مامور کو ایک طرف ایسے دلائل و براہین دیتا ہے کہ علمی لحاظ سے اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور دوسری طرف ایسی قوتِ جذب اس کے اندر رکھ دیتا ہے۔ کہ لوگ جوق در جوق اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

خدائے حکیم و علیم جس نے انسان کی بہبودی کے لئے مذہب اسلام کو نازل فرمایا۔ اور اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا۔ یقیناً اس مشکل کو حل کرنے کے لئے وہی طریق اختیار فرمایا ہوگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے ایسے وقت میں ایک شخص "مسیح ابن مریم" آئے گا۔ جو مسلمانوں کے لئے بطور حَکَم اور عَدَل ہو گا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

یوشك من عاش منکم ان یلقی عیسی ابن مریم اماماً مهدیاً حکماً عدلاً

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ موجودہ مصائب و مشکلات کے دور میں اپنے ماحول کا جائزہ لیں کہ کہیں مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں عین وقت کے تقاضہ کے مطابق کسی نے انہیں پکارا تو نہیں۔ اور اس مشکل کا حل صرف اسی طرف رجوع کرنے اور اسی کو "حَکَم و عَدَل" ماننے میں ہے۔ اور اس کے لئے صرف ارادہ اور قوتِ عمل کی ضرورت ہے۔

(۳)

دوسری مشکل یہ ہے کہ دنیائے اسلام کا کوئی بین الاقوامی متحدہ پلیٹ فارم نہیں۔ یعنی مسلمان بحیثیت قوم خواہ وہ کہیں اقلیت ہوں یا اکثریت خواہ مشرق میں رہتے ہوں یا مغرب میں۔ اہلِ عرب ہوں یا اہلِ عجم گورے ہوں یا کالے بین الاقوامی طور پر منظم نہیں۔ اور نہ ہی ان کا کوئی امام ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ عرب کے مسلمان متحد ہوں۔ ایرانیوں کا اپنا متحدہ پلیٹ فارم ہو۔ ترکوں میں قومی اخوت ہو۔ اور اسلامیانِ پاکستان کی اپنی تنظیم موجود ہو مگر بحیثیت مسلمان سب قوموں کے ہاتھ "خدا کی رسی" پر جمع نہیں۔

خلافت جو مسلمانوں کا اپنا بین الاقوامی ادارہ ہے اسے ملکی سیاست اور قومی تعصب کے گرداب میں پھنسا کر تباہ و برباد کر دیا گیا۔ مگر افسوس اس بات پر ہے کہ مسلمان اب بھی یہی تصور رکھتے ہیں کہ خلافت اور ملکی سیاست ایک شے ہیں۔ اور بعض کہنے والے غلو کر کے یہاں تک کہہ دیتے ہیں۔

"اس کی (اسلام کی) سیاست تمام تر دین ہے۔ اور اس کا دین سراسر سیاست ہے"۔

(اسلامی اصول انتخاب از نعیم صدیقی صفحہ ۱۱)

حالانکہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی یہ تصریح نہیں پائی جاتی کہ خلافت کے لئے ملکی سیاست پر قبضہ ہونا ضروری ہے۔ یا خلافت ملکی سیاست کے بغیر قائم نہیں ہو سکتی۔

یہ ایک عام سوچ سمجھ والی بات ہے کہ ایک بین الاقوامی ادارہ کو اپنے استحکام کے لئے لازم ہے کہ وہ کسی ملکی سیاست میں براہ راست دخل نہ دے۔ ورنہ ملکی یا قومی تعصب کا بھوت اسے پریشان کر دے گا۔ اس کی تازہ مثال روسی اشتراکیت ہے۔ اشتراکیت کے اکابرین اشتراکیت کو ایک بین الاقوامی ادارے کی حیثیت سے دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ مگر اشتراکیت کے بعض اکابرین نے روس کے سازگار حالات کی بناء پر روسی سیاست میں براہ راست غلبہ حاصل کر کے دنیا میں اشتراکیت کو پھیلانا چاہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب اشتراکیت صرف ملک روس کے سیاسی غلبے کا نام رہ گیا ہے۔ اور امریکہ اور برطانیہ میں اشتراکیت کے خلاف ملکی اور قومی تعصب کی ایک رو پیدا ہو چکی ہے۔ اور وہ اشتراکیت کو ملک روس کا سیاسی غلبہ سمجھتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور تو اور اشتراکیت کے بعض حامی ملکوں یوگوسلاویہ وغیرہ میں بھی پیدا ہو رہا ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمان ان نتائج پر غور نہیں کرتے۔ اور نہیں سمجھتے۔ کہ اگر خلافت کو کسی ملک کے سیاسی غلبہ کے بل بوتے پر قائم کیا گیا۔ تو اس کے نتائج وہی ہوں گے جو پہلے ہوئے۔ یا اب جو روس کے خلاف ہو رہا ہے فاعتبروا یا اولی الالباب۔

اس کا حل صرف یہی ہے کہ خلافت کو ملکی سیاست سے علیحدہ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو بین الاقوامی طور پر اکٹھا کر کے خلافت کو قائم کیا جائے۔ مگر سوال پھر یہی ہے کہ یہ ہو کس طرح؟ کیا دنیا کے تمام مسلمان پاکستان کے کسی مذہبی راہنما کے ہاتھ پر جمع ہونے کو تیار ہیں؟ یا پاک و ہند کے اہلِ دین حضرات کسی دوسرے ملک کے مذہبی عالم کو دین میں اپنا امام ماننے کے لئے تیار ہیں؟ ظاہر ہے کہ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ مگر دنیا کی پچھلی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب بھی دنیا میں مذہبی انشقاق و انتشار رونما ہؤا تو دنیوی تنظیمیں بے شک اسے روکنے میں ناکام رہیں۔ اور اس کا علاج ہمیشہ آسمان کی طرف سے ہی ہؤا۔ یعنی جب بھی خدا تعالےٰ کی قائم کردہ خلافت کو چھوڑا۔ تو پھر خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی دوبارہ دنیا میں خلافت قائم ہوئی۔ دینی خلافت کو چھوڑ دینا تو بے شک انسان کے اختیار میں ہے۔ مگر دینی خلافت قائم کرنا اس کی استطاعت سے باہر ہے۔

جب تاریخی توارد اور موجودہ حالات کا یہی تقاضہ ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے کسی بندہ کو اس کام پر مامور کرے۔ اور خدائی تائیدات اس مرد خدا کے ساتھ ہوں۔ تا دنیا کی مخالفت کے باوجود وہ خدا تعالےٰ کی خلافت کو دنیا میں قائم کر دے تو اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا خدائے حکیم و عزیز نے کہیں ایسا کیا تو نہیں؟ اور ممکن ہے اس کا مامور اس کوشش میں ہو کہ "لوگوں کو خدا کی امان کے نیچے جمع کرے"۔ پس مسلمانوں کی اس مشکل کا حل صرف اسی میں ہے۔ اس کے ہاتھ پر خدا کی امان کے نیچے جمع ہو جائیں۔ مگر اس کے لئے ارادہ اور قوتِ عمل کی ضرورت ہے۔

(۴)

تیسری مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں میں اسلامی روحِ عمل باقی نہیں رہی۔ مسجدیں بے شک آباد ہیں مگر ہدایت سے خالی "ایمان کی حرارت والے" اب بھی ایک رات میں مسجد بنا سکتے ہیں مگر "من" "اپنا پاپی" نمازی نہیں بنتا۔ ظواہر کی پابندی باطنی جلا پیدا نہیں کرتی اور ساغر و پیمانے بھی بیکار جاتے ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

بات ظاہر ہے کہ بجلی کا قمقمہ اسی وقت روشنی دیتا ہے جب اس کا تعلق کسی برقی رو کے ساتھ ہو۔ ورنہ اس کی ظاہری فٹنگ کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی پانی بلونے سے مکھن حاصل نہیں ہوتا مکھن صرف دودھ بلونے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ پس اسلامی روحِ عمل پیدا کرنے کیلئے قوم میں ایسے شخص کی ضرورت ہے جس کا تعلق براہ راست خدا تعالےٰ کے ساتھ ہو اور اپنی قوتِ قدسیہ سے اپنے ساتھیوں کے دلوں کو گرما دے۔ نیز موجودہ مادیت کے دور میں تو علمی لحاظ سے بھی اس امر کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں ایک ایسا شخص پیدا ہو جو اسلام کے خدا سے مکالمہ و مخاطبہ کر کے خدا تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت پیش کرے اور اپنے گرد قدوسیوں کی ایک جماعت جمع کر کے خدا اور اس کے دین کے نام کو دنیا میں سربلند کرے۔

اب مسلمانوں کی اس مشکل کا حل صرف اسی میں ہے کہ وہ ایسے شخص کو اپنے محلہ۔ گاؤں، شہر صوبہ اور ملک میں تلاش کریں۔ اگر مل جائے تو فوراً اس کی جماعت میں شامل ہو کر اپنے اندر اسلامی روح پیدا کریں۔ مگر اس کے لئے ارادہ اور قوتِ عمل کی ضرورت ہے! — مبارک ہے وہ جو ایسے شخص کے ہاتھ پر جمع ہو۔ جس سے مسلمانوں کی تمام مشکلات کافور ہو جاتی ہیں اور خدا اور اس کے مذہب اسلام کا چہرہ دنیا میں ظاہر ہوتا ہے۔ مسلمان دنیا میں سرفراز ہوتا ہے اور دنیا اس کی راہنمائی میں خدا تعالےٰ کی طرف قدم مارتی ہے اور جس کو خدا تعالےٰ نے خود خطاب فرمایا:۔

"بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے
محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد"

سفر حج کے متعلق ضروری معلومات

گزشتہ سے پیوستہ

(از مکرم میاں محمد یوسف خانصاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

ہمارا جہاز ہمیں کشاں کشاں لئے جا رہا تھا پہلے تو سمندر میں سکون رہا۔ لیکن ۱۰ ستمبر کی رات سے کچھ معمول سا تلاطم شروع ہوا۔ لہریں اٹھتی نظر آ رہی تھیں۔ جہاز کی رفتار جو آگے ہی کم تھی اور کم ہو گئی۔ ہم لوگ دعائیں کرتے رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم سے ہمیں بروقت مکہ معظمہ میں پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے تا ارکان حج پوری طرح ادا کئے جائیں۔ اس جہاز "جل درگاہ" کا کیپٹن ایک انگریز تھا۔ اس کا معمول تھا کہ وہ ہر روز ۱۰ بجے دن ڈیک کا معائنہ کرنے کے لئے جاتا جہاں اس کے ہمراہ جہاز کے خاص افسر صاحبان بھی ہوتے تھے وہاں وہ امیر الحج کو بھی اپنے ہمراہ لے جاتا۔ حاجیوں کی شکایات کو سنتا حفظانِ صحت کا ملاحظہ کرتا۔ کھانے کا سٹیج میں معائنہ ہوتا بیماروں کو دیکھتا۔ ایک دن امیر البحر صاحب نے مجھ کو بھی ہمراہ چلنے کی خواہش کی۔ حاجیوں کو دیکھ کر یہ معلوم ہوتا تھا کہ ڈیک میں ان کی حالت قابلِ رحم ہے۔ بہت لوگ چکروں کی وجہ سے تکلیف میں تھے۔ بیمار انسان کے لئے جہاز میں جب وہ آگے پیچھے۔ اوپر نیچے اور دائیں بائیں دونوں طرح متحرک ہو چلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات بیمار انسان اپنے پاس ہی پیشاب یا خانہ اور قے وغیرہ کر دیتا ہے اور یہ جگہ اتنی تنگ ہوتی ہے کہ مسافر بمشکل اس میں چل سکتا ہے۔ جہاز کے کارکن اس کو صاف تو کرتے رہتے ہیں لیکن وہاں تعفن کافی رہتا ہے۔ ہوا کا انتظام بڑے بڑے دودکشوں کے ذریعہ کیا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن ان دودکشوں سے ہر مسافر کو ایک جیسی ہوا دستیاب نہیں ہوتی۔ روشنی کے لئے بجلی کے لیمپ جلتے رہتے ہیں۔ جہاز کے اطراف میں کھڑکیاں اور روشن دان بھی ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس کے مسافر پانی پڑتے رہنے کی وجہ سے تکلیف میں بھی مبتلا رہتے ہیں۔ گو ہوا اور روشنی کا انہیں نسبتاً زیادہ آرام ہوتا ہے۔ اگر وہ انہیں بند کریں تو نہ صرف انہیں روشنی اور ہوا نہ ملنے کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ دوسرے مسافروں کیلئے تو بلیک ہول بن جاتا ہے۔ ان لوگوں کے کھانے کا حال بھی کوئی اچھا نہیں۔ یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جس طرح لاہور کے رہنے والوں نے شاہ عالمی دروازہ کے اندر دوکانداروں کو خیراتی کھانا تقسیم کرتے دیکھا ہوگا۔

جہاز میں جاتی دفعہ ایک عجیب واقعہ رونما ہوا جس کا علم ہمیں جہاز کی واپسی پہ ہوا اور وہ یہ تھا کہ ایک عمر رسیدہ پٹھان عورت جس کی صحت اچھی تھی اور بیوہ بیان کی جاتی تھی حج کو جا رہی تھی۔ ملا لوگوں کو اس بات کا علم ہوا کہ اس کا کوئی محرم اس کے ہمراہ نہیں انہوں نے فتویٰ دیا کہ اس کا حج نہیں ہوگا۔ تاوقتیکہ وہ نکاح نہ کرے اس فتوے کے ماتحت اس کا نکاح ایک پٹھان کے ساتھ جو حاجیوں میں سے تھا پڑھ دیا گیا۔ اور ہمیں یہ بتلایا گیا کہ اب کراچی پہنچتے ہی اسے طلاق دے دی جائے گی۔

"جل دگکا" ایک ہندو جہاز ران کمپنی کا جہاز ہے اس کے ملازمین بالعموم غیر مسلم ہیں۔ بعض اچھے اچھے عہدہ دار مسلمان بھی ہیں۔ خصوصیت سے وہاں کے ڈاکٹر صاحب . . . . یہ جہاز شروع سے ہی مسافر جہاز ہے اور اب بہت پرانا ہو چکا ہے۔ اس کی رفتار بھی کم ہے۔ اور تین دن گذرنے کے بعد یہ خراب بھی ہو گیا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک رات ٹھہرا رہا اور اس کی عارضی مرمت کر دی گئی جس کی وجہ سے وہ پھر اپنی منزل مقصود کو روانہ ہو گیا۔ الحمد للہ جہاز کے کیپٹن صاحب سے یہ تصفیہ قرار پایا تھا کہ جب ہم لوگوں نے میقات پہ پہنچنا ہو تو وہ اس کے لئے کچھ پہلے ایک دفعہ ہوسٹنگ کرے تا لوگ احرام کی تیاری میں مصروف ہو جائیں اور دوسری دفعہ اس وقت کریں جب میقات پہ پہنچ جائیں۔ یہ ضروری ہے کہ میں یہ بتلا دوں کہ میقات کیا ہے اور احرام کیا ہے۔

میقات وہ مقام ہے جہاں باہر سے مکہ معظمہ آنے والے لوگوں کو احرام باندھے بغیر آگے بڑھنا حرام ہے اور یہ پانچ ہیں ان سب کے بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں۔ پاکستان کے لوگوں کا مقام یلملم ہے جس کو سعدیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مقام مکہ مکرمہ سے دو منزل پہ ایک پہاڑ ہے اور جب جہاز جدہ جا رہا ہوتا ہے تو رستہ میں ہی یلملم کی سیدھ سے گذرنا پڑتا ہے۔ جہاں احرام باندھا جاتا ہے۔ خانہ کعبہ کی زیارت کی نیت سے یلملم سے بعض باتوں کو اپنے اوپر حرام کر لینا احرام ہے۔ اور احرام باندھنے کے لئے دو چادریں سفید کپڑے کی یا دھلے ہوئے سفید کپڑے کی لی جاتی ہیں۔ ایک سے تہ بند کا کام لیا جاتا ہے اور دوسری سے جسم کے اوپر کے حصہ کو اس طرح ڈھانپتے کے لئے کہ سر اور چہرہ کھلا رہے۔ بجائے دو ٹکڑوں کے اگر ایک ہی ٹکڑہ مثل دھوتی یا ساڑھی ہو تو وہ بھی جائز ہے۔ سلا ہوا نہ ہو تو بہتر ہے اور احرام باندھنے سے پہلے ضروری ہے کہ انسان حجامت بنوائے۔ بال صاف کرے۔ غسل کرے خوشبو لگائے اور پہلے کپڑوں کی بجائے دو چادروں میں ملبوس ہو جائے۔ جملہ ممنوعات اور مکروہات سے مجتنب رہنے کا عہد کرے۔ دو رکعت نماز بہ نیت احرام ادا کرے پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور دوسری میں قل ھو اللہ پڑھے۔ سلام کے بعد نیت حج کرے حج تین قسم کا ہوتا ہے ایک افراد۔ دوسرا قران تیسرا تمتع۔

ہمارے جہاز نے اس میقات یلملم سے ۱۷ ستمبر کو عصر کے قریب گذرنا تھا۔ میں نے صبح حجامت بنوائی ناخن کٹوائے۔ بال صاف کئے وہ غسل کیا جسم اور کپڑوں کو خوشبو لگائی اور دو سفید چادروں میں احرام باندھ لیا۔ پھر آ کر دو نفل حسب مذکور بالا ادا کئے۔ سلام کے بعد قران کی حسب ذیل نیت کی۔

اللّٰھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی نویت الحج والعمرۃ مخلصاً للہ تعالیٰ (قران اُس حج کو کہتے ہیں جس میں حج اور عمرہ ایک احرام سے کرنا مقصود ہو اور ایسے حج کرنے والے کو قارن کہتے ہیں)

اس نیت کے بعد ہم نے تلبیہ کہا۔ یعنی لبیک کہہ کر دعا کی لبیک کے الفاظ یہ ہیں۔

"لبیک اللّٰھم لبیک۔ لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک"

"میں حاضر ہوں یا اللہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ نہیں ہے۔ شریک واسطے تیرے میں حاضر ہوں۔ بے شک سب تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ملک میں"

لبیک کے ان الفاظ میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہو سکتی۔ البتہ ان الفاظ کے بعد اور الفاظ بھی ملائے جا سکتے ہیں جیسے "لبیک الٰہ الخلق لبیک" میں حاضر ہوں ہوں مخلوق کے الٰہ میں حاضر ہوں۔ تلبیہ ایک دفعہ کہنا فرض ہے کم از کم تین دفعہ سنت۔ تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھا۔ اور یہ دعا کی۔

"اللّٰھم انی اسئلک رضاک والجنۃ واعوذ بک من غضبک والنار" اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا اور جنت مانگتا ہوں۔ اور تیرے غضب اور آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ لبیک پکارتے ہی احرام کامل و تمام ہو جاتا ہے۔ جس طرح نماز میں ہر رکن کے اختتام پہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور اسی طرح حج میں ہر نئی حالت کے بعد تلبیہ یعنی لبیک کہنا مسنون ہے۔ اس کی کثرت جس قدر ہو افضل ہو مثلاً نماز پڑھنے کے بعد صبح اور شام کے وقت بلند و پست مقامات پہ چڑھتے اور اترتے وقت۔ سوار ہوتے وقت۔ سواری کے اترنے پہ۔ کسی سے ملاقات کے وقت۔ سوتے جاگتے وقت۔ تاروں کے نکلتے ڈوبتے اور ٹوٹتے وقت غرض ہر تغیر کے وقت آواز بلند سے لبیک پکارا جاتا ہے۔ اور قارن اس لبیک کو اس وقت تک جاری رکھے گا جب تک کہ وہ جمرۃ العقبہ پہ پہلی کنکری نہ پھینک لے جس پہ تلبیہ موقوف ہو جاتا ہے۔ اور اس سے ایک حاجی دسویں ذوالحج کو فارغ ہوتا ہے۔

احرام مکمل ہو جانے کے بعد ہر طرف سے جہاز میں لبیک لبیک کی پیاری پیاری آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔ ۱۸ ستمبر سوا نو بجے کے قریب جہاز سمندر جدہ میں لنگر انداز ہوا۔ ساحل اس جگہ سے دور تھا۔ کراچی کی طرح وہاں پورٹ نہیں بنی ہوئی۔ اس لئے حاجی صاحبان سمندر میں جہاز کو الوداع کہہ دیتے ہیں۔ البتہ امریکنز نے اپنی پورٹ بنائی ہوئی ہے۔ لیکن یہ بھی ابھی تکمیل طلب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انکے جہاز وہاں ہی جا کر لنگر انداز ہوتے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اگلے حج کے موقعہ پہ حاجی صاحبان ممکن ہے کہ پورٹ پہ ہی نزول فرمائیں واللہ اعلم

جب ہمارا جہاز جدہ میں لنگر انداز ہوا تو۔ سعودی گورنمنٹ کے ایک ڈاکٹر صاحب معائنہ کے لئے آئے یہ لانچ (دخانی کشتی) پہ آئے تھے۔ اسی وقت نامعلوم ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ ایک عرب صاحب بھی آئے۔ ہمارے امیر الحج صاحب اور کراچی کے ایک سیٹھ محمد صدیق صاحب نے اس عرب صاحب سے فیصلہ کیا کہ وہ ہمیں یکصد روپیہ پاکستانی پہ لانچ مہیا کر دیں گے۔ ادھر سعودی گورنمنٹ کے ڈاکٹر صاحب کے معائنہ کے بعد ہی حاجیوں کو جہاز سے اترنے کی اجازت ہوتی ہے ان کا انتظار ہوتا رہا۔ ان ڈاکٹر صاحب کی اپنی فیملی بھی کراچی سے اسی جہاز میں آ رہی تھی وہ آئے معائنہ کیا۔ اور اپنی فیملی کے اتارنے میں مصروف ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی حاجیوں کو بھی اترنے کی اجازت ہو گئی۔ لیکن ہماری لانچ والے ندارد۔ خیر ان کے نمائندے آئے۔ انہوں نے مختلف کمروں کا سامان دیکھا اور پھر اسے جہاز سے کشتی میں اتارنا شروع کیا۔ کچھ سامان کشتی میں اتارنے کے بعد کہنے لگے کہ سامان بہت ہے وہ ڈیڑھ صد روپیہ لیں گے وغیرہ۔ اس پہ ہمارے رفقاء سفر نے آپس میں مشورہ سے طے کیا کہ جس نے بات کی تھی وہ کنارہ چلا گیا ہوا ہے۔

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۱ء

ان سے مل کر فیصلہ کیا جائے۔ لیکن ہماری پارٹی کے سیکرٹری صاحب نے از خود ہی ان نمائندگان کو کہہ دیا کہ ... روپیہ ہمیں منظور ہے۔ حالانکہ انہیں بات کرنے کا کوئی اختیار نہ تھا۔ باوجود اس کے ان کشتی والوں نے پھر شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ سامان زیادہ ہے۔ اس کا پھر یہ نتیجہ نکلا کہ چھ آدمیوں کا سامان انہوں نے نہ اٹھایا جس پر ہمیں انہیں مجبوری کی وجہ سے افسوس کے ساتھ جواب دینا پڑا۔ اور جو ایڈوانس انہوں نے دیا ہوا تھا۔ وہ انہیں واپس کر دیا گیا۔ یہ وہ پہلا سلوک ہے۔ جو جدہ کے ملاحوں نے ہمارے ساتھ کیا۔

اب یکصد روپیہ کی بجائے جو ۳۰ آدمیوں نے ادا کرنا تھا۔ ۱۵۰/- روپیہ تیس آدمیوں کو دینا پڑا۔ گورنمنٹ کی تفصیلی ہدایات میں مندرج ہے۔ کہ حاجیوں کو سمندر سے ساحل اور واپسی ساحل سے سمندر میں لے جانے کے لئے کشتی کا کرایہ پاکستان میں وصول کیا جائے گا۔ اس لئے ملاحوں کو معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر کوئی حاجی موٹر لانچ میں بیٹھنا چاہے۔ تو اسے کچھ رقم زائد دینی پڑے گی یہ کرایہ پاکستان میں وصول کر لیا جاتا ہے۔ مگر ملاح ... کشتی (لانچ) کی کچھ زائد رقم کی بجائے اصل سے بھی زیادہ کرایہ وصول کر لیتے ہیں۔ بلکہ حاجیوں کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حاجیوں کی یہ حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ اور چاہیئے کہ پاکستانی لیگیشن اس معاملہ میں کوئی موثر قدم اٹھائے۔ حاجیوں کے ساتھ یہ سلوک نہ صرف ملاحوں کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں آگے چل کر ساتھ کے ساتھ بتلاؤں گا (انشاء اللہ العزیز) ہر جگہ ہی انہیں اس تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔

کشتی میں جہاز سے سامان اتارتے وقت ہم نے اپنی اپنی جگہ اطمینان کر لیا۔ کہ جملہ سامان کشتی میں رکھ دیا گیا ہے۔ اور یہ اطمینان ضروری ہے تاکہ کوئی سامان ادھر کا ادھر نہ ہو جائے۔ اور پھر تلاش کرنا پڑے۔ جو از حد مشکل ہو جاتا ہے۔ سامان کے رکھنے کے بعد ہم لوگ اس میں سوار ہوئے "بسم اللہ مجریہا ومرسہا ان ربی لغفور الرحیم"۔ اس جگہ ایک امر نہ صرف قابل ذکر بلکہ قابل صد افسوس ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم نے ان کشتیوں کے ملاحوں کو ایسی بری طرح بیگمات کو جہاز کی سیڑھیوں سے کھینچتے اور ان کو کشتی میں پھینکتے ہوئے دیکھا کہ جس طرح وہ بھی حاجیوں کا سامان ہیں۔ اور انہیں اس بیدردی کے ساتھ behave جاتا تھا گویا انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اس موقعہ پر نفسا نفسی کا جو مظاہرہ ہو سکتا ہے۔ وہ یہاں اظہار پذیر ہوتا ہے۔ اور مجھے اور میرے دوسرے ہمراہیوں کو اس بے بسی پر رنج بھی تھا اور ندامت بھی کہ ہم بے بس ہیں۔ اور خود وہ لوگ جن کے ہمراہ یہ بیگمات تھیں اپنی بے بسی کی وجہ سے چپ تھے۔ ہم نے بہرحال تہیہ کر لیا۔ کہ ہماری پارٹی ان بیدردوں کو سیڑھیوں کے پاس سے ہٹا دے گی۔ اور ہمارے آدمی کشتی میں خود ہی سوار ہوں گے۔ ہمیں جو دکھ پہنچ چکا تھا۔ یہ اس کی تلافی نہیں بلکہ اپنے زخموں کو تازہ کرنے کا موجب ہے۔ میں پاکستان لیگیشن سے اپیل کروں گا۔ کہ وہ اس معاملہ میں پوری پوری سعی فرما کر آئندہ کے لئے ایسے روح فرسا واقعات سے ملاحوں کو روک دے۔ یہ دوسرا سلوک تھا۔ جس کا اظہار ان ملاحوں کی طرف سے حجاز کی سرزمین پر رونما ہوا۔

اب تیسرا سلوک مشاہدہ ہوا۔ ابھی ہم ساحل پر نہ پہنچے تھے۔ کہ کشتی والوں نے کرایہ کا مطالبہ شروع کر دیا کہ ابھی دو۔ انہیں کہا گیا۔ کہ ہم ساحل پر اترتے ہی دیں گے۔ لیکن وہ اپنے مطالبہ پر سختی سے مصر رہے۔ اور آخر کار انہوں نے کشتی کا انجن بند کر دیا۔ مکرم امیر الحج صاحب اور دوسرے دوستوں نے جنہوں نے اس کشتی کے کرایہ کے معاملہ میں فیصلہ کیا تھا۔ پھر فیصلہ کیا۔ کہ ان ملاحوں کو ساحل پر اترنے پر ہی رقم دی جائے۔ پہلے نہیں۔ اس پر ان کشتی والوں نے سمجھا۔ کہ ان کا یہ حربہ کام نہیں آیا۔ انہوں نے انجن چلا دیا۔ اور ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ بخیریت تمام ساحل پر اترے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہم نے ابھی اپنا سامان نہ اتارا اور یہ اچھا ہوا کیونکہ ہم نے اس اثنا میں دوسرے مراحل طے کر لئے۔ پورٹ پر مختلف حصے بنے ہوئے تھے۔ اور حاجی صاحبان ان حلقوں میں تقسیم ہو گئے۔ آگے چلنے پر معلوم ہوا کہ سعودی گورنمنٹ کے افسر کھڑے ہیں جو ہر حاجی سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ اس کا معلم کون ہے۔ بتانے پر وہ شخص اس معلم کے وکیل صاحب کے سپرد ہو جاتا ہے۔ وکیل صاحب اسے اپنے ویٹنگ کارڈ دے دیتے ہیں۔ اور واپسی کا ٹکٹ اور پاسپورٹ جہاز سے لے لیتے ہیں۔ اس سے آگے گورنمنٹ کے اور آدمی کھڑے ہوتے ہیں۔ انہوں نے وہ ویٹنگ کارڈ بھی حاجی صاحبان سے لے لئے۔ اور ہم پورٹ کے باہر کے حصہ میں (لیکن پورٹ سے ابھی باہر نہیں) نکال دیئے گئے۔ اب ہم اپنے آپ کو بے بس اور بے کس پاتے ہیں۔ دریافت پر یہ معلوم ہوا کہ پاسپورٹ ہمیں مکہ معظمہ پہنچ کر معلم صاحب کے ذریعہ مل جائیں گے لیکن واپسی کے ٹکٹ پاکستان لیگیشن میں حفاظت کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ اب ہماری پارٹی نے وہ زائد کرایہ جو ملاحوں کو دینا پڑا تھا۔ اپنے ممبروں سے وصول کیا۔ اور کشتی والوں کو دے کر اپنا سامان اتروایا اور یہاں وکیل صاحب کا قلی مجھے مل گیا۔ اور اس نے میرا سامان اکٹھا ہونے پر پہلے سایہ میں رکھا۔ پھر دھوپ میں جا رکھا۔ اور میں اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ یہ قلی سوائے زبان عربی کے اور کچھ نہ جانتا تھا۔ اور مجھے عربی بولنی نہ آتی تھی۔ اس طرح نہ وہ میری سمجھے اور نہ میں اس کی۔ بالآخر اس نے کچھ عرصہ کے بعد کے میرا سامان ایک گدھا گاڑی پر لادا جس پر کچھ اور سامان بھی تھا۔ اور ہم وکیل صاحب کے مکان پر پہنچے اس مکان کے دروازے پر اندر قدم رکھتے ہی وہ بدبو آئی کہ الامان۔ اس مکان کے سامنے ایک مسجد بھی تھی مسجد میں تھوڑا آگے ہو کر دائیں طرف وضو کے لئے جگہ تھی۔ لیکن اس جگہ لوگ جوتوں سے جاتے۔ یہاں بھی بدبو تھی۔ گو نہ معلوم یہاں پیشاب بھی کرتے تھے یا نہیں۔ لیکن لوگوں کو اس جگہ ننگے بیٹھ کر آبدست کرتے ہوئے متعدد بار دیکھا گیا۔ اور جبکہ بعض اوقات وہاں مستورات بھی ہوتی۔ ہمارے لئے یہ ایک بالکل عجوبہ تھا۔ ایک اور عجوبہ یہ ہوا جو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ کہ ایک شخص قعدہ میں بیٹھا ہوا دونوں ہاتھ جوڑے کئے ہوئے اور سر سے اوپر اٹھائے ہوئے بار بار سجدہ کرتا جاتا ہے۔ سجدہ کرتا ہے۔ ہاتھ پھر اسی طرح کر لیتا ہے۔ حجاز میں ریال جو چاندی کا ایک سکہ ہے۔ اور ہمارے روپیہ کی طرح رائج ہے۔ جدہ اترتے ہوئے ہمارے پاس کوئی ریال نہ تھے پورٹ پر ہی ہم نے تربوز خریدنا چاہا۔ تو دوکاندار نے ہم سے ایک روپیہ کا پاکستانی نوٹ ایک تھوڑے سے تربوز کے ٹکڑے کی قیمت میں لے لیا۔ یعنی اس وقت ہمارے روپیہ کی کوئی قیمت نہ تھی۔ اس لئے جب ہم وکیل صاحب کے مکان میں جہاں ہمیں ٹھہرایا گیا تھا۔ آئے تو پہلا خیال یہ تھا۔ کہ کوئی پاکستانی بنک خصوصیت سے نیشنل بنک آف پاکستان ملے تو وہاں اپنے پلگرم نوٹ کو ریال سے تبدیل کر دائیں لیکن کوئی ایسا بنک اس وقت نہ ملا۔ ایک تو جگہ ہمارے لئے نئی دوسرے زبان کی ناواقفیت بہرحال تھوڑی دیر بعد ایک شخص ہماری رہائش گاہ کے پاس ریالوں کی تھیلی لئے آ بیٹھا۔ اور اسے مسافروں سے گفتگو میں بھی مشغول پایا۔ میں نے سمجھا کہ یہ وکیل صاحب ہیں۔ میں ان کے پاس گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ پیسے جمع کرا دو لاریاں روانہ ہونے والی تھیں۔ ابھی لاری مکہ شریف جا رہی ہے۔ ابھی دن تھا۔ لیکن غروب کے قریب کا وقت تھا۔ اتنے میں ایک نوٹ بدلنے والا آدمی ریال اٹھائے ہوئے وہاں آ گیا اس نے تبادلہ میں ایک سو روپیہ کے پلگرم نوٹ کے ایک سو پانچ ریال دیئے۔ حالانکہ یہ علم دیا گیا تھا کہ اس کے ۱۳۰ ریال تک ملیں گے۔ مگر ہم نے ۱۰۵ کو ہی اس وقت غنیمت سمجھا۔ اور اپنا کام چلانے کے لئے ایک پلگرم نوٹ کا بدلوانا ہی کافی سمجھا۔

جدہ سے مکہ شریف اور واپسی کا کرایہ لاری تیرہ روپے پندرہ آنے پاکستانی ہے۔ لیکن وکیل صاحب کے آدمی نے ہم سے ایک طرف کا کرایہ چودہ روپیہ اور دو روپیہ قلی اور فرنٹ سیٹ کے تین روپے چارج کئے۔ یعنی کل انیس روپے۔ لیکن اسی پر بس نہ ہوئی۔ موٹر والے نے ہمیں فرنٹ سیٹ کے نزدیک نہ آنے دیا۔ اور دو روپیہ اور چارج کئے۔ یعنی فی سواری اکیس روپے ہوئی۔ ہم دو مسافر باپ اور بیٹا تھے۔ ہم نے اس وقت بیالیس روپے ادا کئے۔ وکیل صاحب نے اس پر بھی اکتفا نہ کی اور ہم سے پانچ روپے اپنی خدمات کے صلہ میں بٹور لئے۔ یہ ہیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا۔

وہ وقت ایسا ہوتا ہے۔ کہ حاجی لوگ اردو وارداہ ورسم ومسافت سے ناواقف وکیل یا معلم صاحبان جو کہیں وہ ماننے بغیر چارہ ہی نہیں۔ ہم لبیک کہتے جا رہے ہیں۔ اور ہمیں اس وقت ایک ہی سودا ہے کہ ہم دیار محبوب میں پہنچیں۔ سو وکیل صاحب نے ہمیں ... ریال میں لاری پر سوار کروا دیا۔ اور یہ لاری ہماری جگہ سے روانہ ہو گئی۔ لیکن ابھی تھوڑی ہی دور گئی ہوگی۔ کہ وہ ٹھہرا دی گئی۔ مغرب کا وقت ہو چکا ہوا تھا۔ مجھے پیاس لگی ہوئی تھی۔ میں نے کلینر سے پانی کے لئے کہا۔ لیکن اس نے نہ صرف کوئی توجہ نہ دی۔ بلکہ اس درخواست کو اس نے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ قابل التفات ہی نہ سمجھا۔ اتنے میں وہ وکیل صاحب بھی آ پہنچے میں نے ان سے درخواست کی۔ تو انہوں نے میرے پینے کے لئے پانی مہیا کر دیا۔ الحمد للہ۔

جب اس قیام کے بعد روانگی ہوئی۔ تو راستہ میں ڈرائیور کئی جگہ ٹھہرا۔ ایک جگہ اس نے کھانا کھایا۔ اور جگہوں میں قہوہ پیا۔ لیکن ہمیں بالکل پتہ نہیں چلا۔ اور نہ ہمیں بتلایا ہی گیا۔ کہ ہم کس مقام پر پہنچے ہیں۔ اور کب مکہ مکرمہ میں ہمارا داخلہ ہوگا۔ راستہ میں ایک لڑکے نے ہمیں پانی پینے کو دیا۔ جو چھوٹی چھوٹی ڈگلیاں تھیں۔ اس کا ہم سے اس نے ایک ریال چارج کیا۔ رات کا وقت تھا۔ اور ہمیں اس وقت یہ پتہ چلا۔ کہ یہ مکہ معظمہ ہے۔ جب ہم اس کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ اور اس وقت ہم استغفار کرتے ہوئے اور یہ دعا پڑھتے ہوئے کہ "اللھم رب السموات السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین فانا نسئلک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذ بک من شرھا وشر اھلھا وشر فیھا۔ اللھم بارک لنا فیھا۔ اللھم بارک لنا فیھا۔ اللھم ارزقنا جناھا وحببنا الی اھلھا وحبب صالحی اھلھا الینا" مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔

(باقی)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

تین مختلف مقامات پر کامیاب تبلیغی جلسے اور اسلام کی فضیلت پر لیکچر

مختصر روئداد ہالینڈ مشن ۔ مارچ ۱۹۵۱ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر انچارج ہالینڈ مشن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ زیر رپورٹ میں ہالینڈ کے تین مشہور مقامات پر تبلیغی جلسے کئے گئے۔ جلسوں کا اعلان اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ کیا گیا۔ اور بعض دوستوں کو خطوط کے ذریعہ اطلاع کی گئی۔ ہر سہ مقامات پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے جلسے کامیاب رہے۔ چنانچہ ہیگ میں سات مارچ کو محترم مسٹر لیون کی زیر صدارت جلسہ قرآن مجید کی کارروائی سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مسٹر لیون نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ اور مختصر الفاظ میں جماعت کے مقاصد بیان کئے۔ بعدہٗ خاکسار نے اپنا مضمون "اسلام کا اقتصادی نظام" پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے بتایا کہ سرمایہ داری اور روسی اشتراکیت وغیرہ نظام ہماری ترقی کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک نظام اگر کھانا وغیرہ مہیا کرتا ہے تو ہماری انفرادی شخصیت اور آزادی کو قائم نہیں رہنے دیتا۔ دوسرا نظام اگر بظاہر آزادی کو قائم رکھتا ہے تو دوسری طرف ہمارے لئے کافی کھانا اور ضروریات زندگی مہیا نہیں کرتا۔ اسلام کا نظام ان دونوں کے بین بین راہ اختیار کرتا ہے۔ وہ ہماری آزادی کو بھی قائم رکھتا ہے اور ہمارے لئے ضروریات زندگی بھی مہیا کرتا ہے۔ یہ تقریر پینتالیس منٹ تک جاری رہی اس کے بعد برادرم مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب مولوی فاضل نے مسیحؑ کی آمد ثانی کے متعلق اپنا مضمون پڑھ کر سنایا آپ کی تقریر آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے بائیبل کے حوالوں سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح دراصل انسان تھے اور دوسرے انسانوں کی طرح وفات پا گئے۔ لہٰذا وہ دوبارہ اس جسم کے ساتھ نہیں آسکتے جس طرح یوحنا ایلیا کی جگہ پر آیا تھا۔ اسی طرح اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسیح ناصری کی جگہ پر تشریف لائے ہیں۔ نیز آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے اثبات میں بھی چند دلائل پیش کئے۔ حاضرین نے نہایت غور سے تقاریر کو سنا۔ بعد میں حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات حسب موقع دیئے جاتے رہے۔ ہیلی سوسائٹی کے ایک لیکچرار بھی اس جلسہ میں شامل تھے۔ انہوں نے خاکسار کی تقریر اپنے پرچہ میں شائع کرنے کے لئے لکھی۔ یہ سوسائٹی نیا اقتصادی پروگرام رکھتی ہے۔ بہر حال اقتصادی نظام کا ان پر اتنا اثر تھا کہ وہ باوجود کسی قدر تفصیلات کے میرا مضمون اپنے پرچہ میں شائع کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

(۲) دوسرا جلسہ ڈلفٹ میں کیا گیا۔ جس کے لئے اخبار میں اعلان دینے کے علاوہ پانچ صد اشتہارات شائع کر کے تقسیم کئے گئے۔ بعض احباب کو خطوط کے ذریعہ بھی اطلاع کی گئی۔ اس جلسہ میں مولوی ابوبکر صاحب فاضل نے حضرت نبی اکرمؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے کے موضوع پر نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ باقی تمام انبیاء خاص اقوام اور ممالک کے لئے تشریف لائے تھے مگر حضرت نبی اکرمؐ تمام دنیا کے لئے تھے۔ آپؐ کی تعلیم ہر انسان اور قوم کے لئے مکمل لائحہ عمل پیش کرتی ہے۔ اس تعلیم میں کسی خاص فرد یا قوم کی رعایت نہیں رکھی گئی۔ بعدہٗ خاکسار نے اپنا مضمون "اسلام کی تعلیم ہی موجودہ مشکلات کا حل پیش کرتی ہے" پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے مختصر طور پر مذہبی۔ سیاسی، اور اقتصادی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی تعلیم سے ان کا حل پیش کیا۔ احباب نے نہایت غور سے لیکچر سنے۔ بعدہٗ تبادلہ خیالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ بہت سے دوستوں نے مختلف امور کے متعلق سوالات کئے۔ جن کے جوابات حسب حال دیئے گئے۔ یہ جلسہ آٹھ بجے شب سے ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس جگہ ہمارا یہ پہلا جلسہ تھا۔ حاضرین نے نہایت دلچسپی کا اظہار کیا اور آئندہ بھی ہمارے جلسوں میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔

(۳) تیسرا جلسہ ایمسٹرڈم میں منعقد کیا گیا۔ یہاں کے دو چوٹی کے اخباروں میں جلسے کا اعلان کیا گیا۔ علاوہ ازیں بعض احباب کو خطوط کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ اور پانچ صد اشتہارات شائع کر کے وہاں تقسیم کئے گئے یہ جلسہ تیئیس مارچ کو شام کے آٹھ بجے منعقد ہوا۔ خاکسار کی طبیعت انفلوئنزا کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی۔ لہٰذا خاکسار اس جلسہ میں شامل نہ ہو سکا مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب اور محترمہ ناصرہ زمرمن اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئیں۔ برادرم مکرم عبدالعزیز صاحب لنڈن سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہ بھی اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لے گئے ساڑھے سات بجے سے لوگ آنا شروع ہو گئے پہلے انفرادی طور پر ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔ بعدہٗ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع کی گئی۔ مولوی ابوبکر صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ محترمہ ناصرہ زمرمن نے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کے متعلق پینتالیس منٹ تک تقریر کی۔ آپ نے بائیبل سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح عم کا صلیب پر مرنا ضروری نہ تھا۔ بلکہ بچایا جانا ضروری تھا۔ چنانچہ وہ بچائے بھی گئے۔ حاضرین نے نہایت دلچسپی کے ساتھ ان تقاریر کو سنا۔ تقاریر کے بعد سلسلہ سوالات و جوابات شروع ہوا۔ جو کہ دو گھنٹے تک جاری رہا۔ لوگوں نے اس قدر دلچسپی کا اظہار کیا کہ ساڑھے گیارہ بجے تک ہال میں موجود رہے برادرم مکرم عبدالعزیز صاحب بھی بحث میں حصہ لیتے رہے۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی ترقی کی امید ہے احباب کرام اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد فرماتے ہیں۔

(۲) انفرادی تبلیغ:۔ انفرادی تبلیغ کی طرف بھی خاص توجہ دی گئی۔ مگر ہماری انفرادی تبلیغ حلقہ ہیگ تک ہی محدود ہے۔ باہر کے شہروں میں جا کر انفرادی تبلیغ کرنا زیادہ خرچ کا مقتضی ہے۔ لہٰذا زیادہ توجہ اسی حلقہ کے لوگوں کی طرف ہی دی جا رہی ہے۔ برادرم محترم مولوی ابوبکر صاحب فاضل سماٹری قریباً روزانہ ہی دوستوں کے ہاں جا کر تبلیغ کرتے رہے اور بعض احباب کو مطالعہ کے لئے کتب بھی دیتے رہے۔ خاکسار بھی بعض احباب کے ہاں جا کر پیغام حق پہنچاتا رہا۔ بعض دفعہ تین ساڑھے تین گھنٹے تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔

بعض احباب دار التبلیغ میں تشریف لاتے رہے جن کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔

(۳) تبلیغی سفر:۔ برادرم مولوی ابوبکر صاحب فاضل دو دفعہ ایمسٹرڈم تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ انہوں نے پانچ صد اشتہارات تقسیم کئے اور بعض احباب سے بھی ملاقات کی۔ ایک دفعہ آپ اشتہارات تقسیم کرنے کے لئے ڈلفٹ تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ ہم دونوں روٹرڈام گئے۔ جہاں بعض احباب سے ملاقات کی۔

(۴) لٹریچر۔ پرچہ "اسلام" سائیکلوسٹائل کر کے ایک سو تیس احباب کو بھیجا گیا۔ یہ پرچہ مندرجہ ذیل مضامین پر مشتمل تھا۔

(۱) قرآن مجید کی بعض آیات کا ترجمہ ۔ ۲۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کے ایک دو صفحات کا ترجمہ ۔ ۳ ہستی باری تعالیٰ ۴۔ صداقت حضرت مسیح موعود ع ۔ ۵۔ خصوصیات اسلام علاوہ ازیں اس میں عورت کے متعلق اسلام اور عیسائیت کی تعلیم بھی مختصر الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ نیز "اسلام دوسروں کی نظر میں" کے عنوان کے ماتحت بعض مستشرقین کے اقوال بھی پیش کئے گئے ہیں۔

(ب) اس ماہ حضرت مسیحؑ کے صلیب سے زندہ اترنے کے موضوع پر ایک ٹریکٹ دو صد کی تعداد میں سائیکلوسٹائل کیا گیا۔ اور ان میں سے پچاس کے قریب نسخے بعض زیادہ دلچسپی لینے والے احباب اور بعض پادریوں کو بھی بھیجے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔

(ج) ہالینڈ کی دس لائبریریوں میں دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی بھجوایا گیا۔ علاوہ ازیں ایک غیر احمدی دوست نے اس کی چھ کاپیاں خرید کر غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے دیں۔ چنانچہ چھ کاپیاں مختلف پروفیسروں اور مستشرقین کی خدمت میں مع ایک خط کے بھیجی گئیں اور ان سے درخواست کی گئی کہ وہ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کتاب کے متعلق اپنے خیال کا بھی اظہار کریں۔

(۵) ترجمہ قرآن مجید:۔ اس ماہ طبیعت کے خراب ہو جانے کی وجہ سے ترجمہ قرآن مجید کی نظر ثانی کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی جا سکی۔ یہ کام بہت مشکل اور محنت طلب ہے۔ مشن کی مصروفیات کے باعث زیادہ توجہ نہیں دی جا سکتی۔ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ خاص طور پر دعا فرماویں تا اللہ تعالیٰ اس بابرکت کام کو سرانجام دینے کی توفیق فرمائے۔

(۶) خطوط:۔ خطوط کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اس ماہ ۵۰ خطوط لکھے گئے۔

(۷) تربیت:۔ احمدی احباب کی تربیت کی طرف بھی ایک حد تک توجہ دی جاتی رہی۔ اس غرض کے لئے ان سے وقتاً فوقتاً ملا جاتا رہا۔ بعض احباب دار التبلیغ میں بھی تشریف لاتے رہے۔ اللہ کے فضل سے تمام احباب بخیریت ہیں۔ اور مشن کے کام میں دلچسپی لے رہے ہیں محترمہ ناصرہ زمرمن مسٹر انور خان وانگ ۔ مسٹر ولیون اور مسٹر سخیر سنائن خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ محترمہ ناصرہ زمرمن باوجود گھریلو مصروفیات کے تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں اور انفرادی طور پر بھی تبلیغ میں مصروف رہتی ہیں۔ بعض اوقات خطوط وغیرہ کے ذریعے بھی تبلیغ کرتی رہتی ہیں۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ مسٹر انور خان وانگ اور ولیون مضامین کی تیاری میں بہت مدد دیتے ہیں۔ مسٹر خیر سنائن اپنے شہر میں ہونے والے جلسوں کے انتظامات میں خاص طور پر حصہ لیتے ہیں۔

ہالینڈ مشن کی ترقی کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

کہاں ہیں

۱۔ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب میڈیکل پریکٹیشنر کارخانہ بازار ننکانہ ضلع شیخوپورہ
۲۔ محمد صدیق صاحب احمدی ریلوے روڈ متصل امرت دھارا بلڈنگ لاہور
۳۔ خشنودی بیگم صاحبہ بیوہ قاسم علی خاں صاحب مرحوم مہاجر قادیان
۴۔ اسلم وحید صاحب سٹوڈنٹ بی اے۔ اسلامیہ کالج لاہور
۵۔ چوہدری روشن الدین صاحب موضع ڈھاگرہ چک ۰۹ ڈاکخانہ رحیم یار خاں
۶۔ عبدالرحمٰن صاحب ولد ڈاکٹر فیاض الدین صاحب قوم پٹھان ساگن بھاگلپور
۷۔ عبدالحمید صاحب سعید حیدر آبادی اکونٹنٹ نیشنل بنک مری روڈ راولپنڈی
۸۔ محمد حنیف صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب فیروزپور
۹۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب ولد شیخ فضل کریم صاحب مہاجر قادیان
۱۰۔ شیخ اللہ رکھا صاحب ولد شیخ عطا محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر راولپنڈی
۱۱۔ میاں عبدالرحیم صاحب اوجلوی ٹھیکیدار منیر آباد حال کراچی
۱۲۔ ملک بشیر احمد صاحب ولد ملک محمد حسین صاحب سکنہ دھرم کوٹ رندھاوا

جہاں کہیں ہو فوراً اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر ان احباب کے کسی رشتہ دار یا واقف کار کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ تو نظارت ہذا کو ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرما دیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

تلاش گمشدہ

میری اہلیہ احمد بی بی (المعروف بوبو) عرصہ چار پانچ ماہ ہوئے گھر سے بلا اطلاع چلی گئی ہوئی ہے اس کے ہمراہ میری چھوٹی لڑکی عزیزہ بیگم بھی ہے۔ جلسہ سالانہ ۵۰ء کے موقعہ پر ناصر آباد اسٹیٹ کے بعض احباب نے ربوہ میں دیکھی تھی۔ اسکے بعد بہت کوشش کی۔ مگر معلوم نہیں ہو سکا کہ کہاں گئی ہے رشتہ داروں کے پاس وہ نہیں گئی ہے۔ اس کے بچے بہت پریشان ہیں۔ عمر قریباً ۴۰ سال ہے۔ تیز تیز باتیں کرتی ہے قد چھوٹا ہے اگر کسی احمدی دوست کو علم ہو تو وہ مہربانی کر کے مجھے اطلاع دیں تاکہ میں اسے لے آؤں غالب یقین ہے کہ شاید لاہور یا کراچی میں ہوں۔ (خاکسار محمد بوٹا آرائیں مہاجر بھیرو چھچی حال ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ

چک ع ۱ ۸ جنوبی ضلع سرگودہا میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۵ ۴ بجے شب ہمارا ایک تبلیغی جلسہ جماعت احمدیہ چک ع ۱۸ جنوبی کے زیر اہتمام شروع ہوا تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر نصف گھنٹہ جامع تقریر فرمائی۔ جس میں تفصیل کے ساتھ تبلیغ کے متعلق پُر از معلومات کوائف بیان کئے۔ اُن کے بعد مکرم مولوی عبداللہ خان اختر صاحب سابق مبلغ سنگاپور نے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از تحریرات خود اور پیشگوئی مصلح موعود پر سیر کن بحث کی مولوی دوست محمد صاحب فاضل جامعۃ المبشرین نے مسئلہ جہاد پر بحث کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ اصل جہاد قرآن مجید کی اشاعت اور تبلیغ اسلام ہے۔ ہاں اگر دشمنان اسلام تلوار کے ساتھ اسلام کو مٹانے کی کوشش کریں۔ تو پھر جہاد بالسیف بھی فرض ہو جاتا ہے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت اچھا تھا۔ بارہ بجے قریب جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ (نامہ نگار از چک ع ۱۸ جنوبی ضلع سرگودہا)

پتہ مطلوب ہے

مرزا مسعود احمد صاحب کا پتہ مطلوب ہے جو دفتر ریڈیو میں کام کیا کرتے تھے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ عنایت اللہ سیکشن آفس منسٹری آف ڈیفنس راولپنڈی

ولادت

اللہ تعالے نے اپنے خاص فضل و کرم سے مجھے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالے نے وحیدہ بیگم نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے بچی کو نیک صالح اور خادمہ دین بنائے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی ہیڈ ماسٹر سکول کڑیال

درخواست ہائے دعا

خورشید عمر صاحب کے غلط ٹیکہ لگ جانے کی وجہ سے سخت تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں (۲) نیز بھائی محمد شفیع صاحب و بھائی محمد لطیف صاحب کی دینی و دنیوی و روحانی ترقیات کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ سید شہامت علی واقف زندگی دارالشکرین

(۳) ماسٹر فضل الرحمٰن بی۔ اے۔ بی ٹی کا اپریشن پتھری کا ہوا۔ اسور حفاظت احمد لدھیانہ و عبدالرحمن صاحب بی اے بیمار ہے (۴) کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ مہر سردار مہر سنگھ بی۔ اے از جھلوال،

(۴) میری دو لڑکیاں صادقہ ناصرہ اس سال گورنمنٹ نارمل کمالیہ سے جے۔ وی کلاس کا امتحان دے رہی ہیں احباب کی خدمت میں شاندار کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار امام علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھیوا

(۴) بھائی محمد دین صاحب۔ ڈیڑھ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے۔ شیخ محمد ابراہیم ٹرنک مرچنٹ صدر بازار

(۵) قاضی محمد برکت اللہ صاحب کھوکھر نائب زعیم حلقہ سنت نگر و رام نگر ۲ مئی کو منشی فاضل کے امتحان میں شرکت فرما رہے ہیں۔ احباب کرام کھوکھر موصوف کی شاندار کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (غلام محمد ثالث)

(۶) مکرم خان صاحب شیخ جلال الدین صاحب کی محترمہ اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے شفا کاملہ جلد از جلد عطا فرمائے۔ اللھم آمین (خاکسار غلام محمد ثالث)

(۷) میرا بھائی بیمار ہے احباب دعا فرمائیں (خاکسار لطیف احمد لاہور)

خریداران الفضل فوری توجہ دیں

جن احباب کی قیمت اخبار ماہ مئی ۱۹۵۱ء میں ختم ہو رہی ہے۔ اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر)

کراچی میں آزاد ٹریڈ یونینوں کی بین الاقوامی کانفرنس

بروسلز ۲۸ مئی یہاں آزاد ٹریڈ یونینوں کی بین الاقوامی کنفڈریشن (I.C.F.T.U) کے صدر دفتر میں ۲۸ مئی کو کراچی میں شروع ہونے والی کنفڈریشن کی پہلی ایشیائی علاقائی کانفرنس کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ جس میں ایشیا اور مشرق بعید کے ۱۰،۰۰۰،۰۰۰ منظم محنت کشوں کے ۵۰ سے زیادہ نمائندوں میں پاکستانی مندوب بھی شامل ہوں گے۔

دوسرے مندوب ہندوستان لنکا۔ سیام۔ ملایا۔ جاپان۔ کوریا۔ فارموسا ہانگ کانگ اور ایران کے ہوں گے۔ اور جن اداروں کا اب تک کنفڈریشن سے الحاق نہیں ہوا ہے۔ ان کے مبصرین آئیں گے۔

اس کانفرنس کا فوری مقصد مشرق بعید کے لئے کانفڈریشن کے ایک سکرٹریٹ کا قیام ہے۔ یورپ اور امریکہ میں ایسے علاقائی سکرٹریٹ قائم کئے جا چکے ہیں۔ (اسٹار)

بیت المقدس میں پناہ گزینوں کا دفتر

عمان ۲۸ اپریل۔ بیت المقدس میں پناہ گزینوں کا دفتر کھولے جانے کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں اور توقع ہے کہ مہینہ کے آخر تک ڈنمارک کے ایک ماہر مسٹر ہیجر اینڈرسن وہاں پہنچکر دفتر کے افسر اعلےٰ کے فرائض سنبھال لیں گے۔

یہ اعلان یہاں اقوام متحدہ کے مفاہمتی کمیشن کے ایک ترجمان نے کیا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ انتداب کے زمانہ کے ایک سابق برطانوی افسر بھی اراضیات کے ماہر کی حیثیت سے اس دفتر میں شریک ہوں گے۔ فلسطین کے یہودی مقبوضہ علاقہ میں عرب پناہ گزینوں کی جائیدادوں کے متعلق تمام مسائل میں اسی ماہر سے مشورے کئے جائیں گے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ پناہ گزینوں کو ان کے گھر واپس بھیجنے یا تاوان دلانے کے سلسلہ میں اس دفتر کا قیام پہلا قدم ہے۔ (اسٹار)

ٹریگولی تل عفیف پہنچ گئے

تل عفیف ۲۸ اپریل اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ٹریگولی استنبول سے ہوائی جہاز سے یہاں پہنچے جہاں کا استقبال اسرائیلی وزیر خارجہ موشے شیوٹ نے کیا۔

اسرائیل کے سیاسی حلقے ان کے سہ روزہ دورے کو بہت اہمیت دے رہے ہیں اور انہیں امید ہے کہ اس دورہ کی وجہ سے اسرائیلی اور اسکے عرب ہمسائیوں کے درمیان مصالحت کے امکانات زیادہ قوی ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

ترکیہ میں کوئلہ کی قیمتوں میں اضافہ

استنبول ۲۸ اپریل۔ ترک حکومت اس پر غور کر رہی ہے کہ کوئلہ کی قیمتوں میں اضافہ کر کے ان کو مشرق وسطی کی بندرگاہوں کی قیمتوں کی سطح پر لے آیا جائے۔

یہاں کہا جا رہا ہے۔ کہ گرچہ بحیرۂ روم کی بندرگاہوں میں گذشتہ چند سالوں میں کوئلہ کی قیمتوں میں ۲۰۔۳۰ فی صدی اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن ترکی کے کوئلہ کی ۴۳ء قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ غیر ملکی جہاز کوئلہ ترکیہ کی بندرگاہوں میں آ کر لیتے ہیں۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کے نمائندہ کا تقرر

لندن ۲۸ اپریل۔ چونکہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے نمائندہ کی حیثیت سے ڈاکٹر فرینک گراہم کا حفاظتی کونسل کی طرف سے باضابطہ تقرر سوموار تک کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔ اسلئے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا لیک سکسیس سے لندن میں وردد بدھ تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ لندن آ کر انہیں برطانیہ کے متعدد وزراء سے اہم ملاقاتیں کرنی ہیں۔ (اسٹار)

شامی اسرائیلی نزاع کے متعلق اقوام متحدہ کے ثالث کا رویہ

لیک سکسیس ۲۸ اپریل۔ اقوام متحدہ کے "ثالث" فلسطین جنرل ریلے۔ شامی اسرائیلی نزاع کے متعلق حفاظتی کونسل میں بیان دے چکے ہیں اور ماہ مئی میں اس مسئلہ کے مزید غور کئے جانے کے موقعہ پر کونسل کے ارکان ان سے سوالات بھی کریں گے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنرل ریلے کے رویہ سے عرب مندوب مطمئن ہیں۔

اس ہفتہ اسرائیلی مندوب کے تقریر کے بعد ہی تقریر کرتے ہوئے جنرل ریلے نے ایک واقعاتی بیان دیا۔ جسے عرب مبصرین شامی رویہ کی حمایت کے مترادف تصور کر رہے ہیں۔

شام کے مندوب وحلی فارس الخوری نے جنرل ریلے کے بیان کو بہت ہی عمدہ بیان بتایا۔ (اسٹار)

مسلم لیگ کا وقار وزارت سے زیادہ مقدم ہے

ملتان ۲۷ اپریل۔ میاں ممتاز محمد دولتانہ وزیر اعلےٰ پنجاب نے اعلان کیا کہ مسلم لیگ ہی درحقیقت برسر اقتدار پارٹی ہے۔ وزارت تو اس جماعت کی انتظامی مشینری ہے اس لئے سب سے زیادہ مقدم مسلم لیگ کا وقار ہے۔ مسلم لیگ کے کارکنوں کے ایک اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلےٰ نے فرمایا کہ کارکنوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنا وقت صرف نہیں کرنا چاہیئے۔ ذاتی اختلافات کو جماعتی عزت کو نقصان پہنچانے کا موجب ہرگز نہیں بننے دینا چاہیئے۔

میاں ممتاز محمد دولتانہ نے اس امر کا بھی اعلان کیا کہ مسلم لیگ کونسل کا ایک اجلاس بہت جلد منعقد ہوگا۔ جس میں ان اصولوں کو طے کیا جائے گا جو پنجاب کی وزارت کی رہنمائی کریں گے۔

چودہ ہزار امریکی کمیونسٹوں کو نظر بند کر دیا جائیگا

واشنگٹن ۲۸ اپریل۔ امریکہ کا محکمہ عدل و انصاف نے ۱۴ ہزار سیاسی مشتبہ افراد کو گرفتار کرنے کا پروگرام بنایا ہے جن کا جنگ کے دنوں میں باہر رہنا خطرے سے خالی نہ ہوگا۔

محکمہ تفتیش کے حاکم اعلےٰ نے کمیٹی کو بتایا کہ جنگ شروع ہونے کی صورت میں ان ۱۴ ہزار افراد کو گرفتار نہ کیا گیا تو اس کا اندرونی تحفظ بالکل بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔ اس لئے کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ ۷۷۵،۰۰۰ ڈالر منظور کرے تاکہ ان سیاسی قیدیوں کے لئے چار کیمپ بنائے جائیں۔

مسٹر ہوور نے بتایا کہ کمیونسٹ پارٹی کی سرگرمیاں دوسری جنگ عظیم میں نازی ففتھ کالمسٹوں سے بھی زیادہ تباہ کن ہوں گی۔ یہ گروہ نازیوں سے بھی زیادہ جنونی ہے اور ان سے زیادہ منظم طریقے پر ہدایات موصول ہوتی ہیں۔

ہر صحت مند پاکستانی شہری کو دفاع کی تربیت حاصل کرنی چاہیئے

ڈھاکہ ۲۸ اپریل۔ پاکستان کے وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین نے کل شام یہاں شہری دفاعی تربیت کے سکول کی رسم افتتاح پر ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو ہر صحیح الجسم شخص سے توقع ہے کہ وہ شہری دفاعی تربیت حاصل کرے۔ وزیر موصوف نے کہا میں اس موقعہ پر ہر وہ غلط فہمی رفع کر دینا چاہتا ہوں جو اس قسم کی تربیت کے بارے میں پیدا ہو سکتی ہے آپ نے کہا ایسا خیال کرنا کہ اس تربیت کا جنگی تیاری سے کوئی تعلق ہے ایک غلطی ہے۔ یہ حقیقتاً ایک مخلصی خدمت ہے۔ آپ نے کہا شہری دفاع کا مطلب لوگوں کو اپنی جان و مال کے حفاظت کے بارے میں ہدایت دینا اور اس کے لئے عملی تربیت کرنا ہے آپ نے کہا شہری دفاعی تربیت کو ہر جنگی صورت حالات علاوہ زلزلوں آتشزدگیوں اور طغیانیوں والے حالات میں استعمال کر سکتے ہیں۔

شیخ نور احمد منیر مبلغ شام کی سفیر مصر عبد الوہاب عزام بے سے ملاقات

لاہور ۲۷ اپریل۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ شام شیخ نور احمد منیر (جو آجکل پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں) نے سفیر مصر عبد الوہاب عزام بے سے قریباً ایک گھنٹہ تک پنجاب کے وزیر تعلیم سردار عبد الحمید صاحب دستی کے دولت کدہ پر کالج روڈ پر دوستانہ ملاقات کی۔ شیخ صاحب کی ملاقات کئی دفعہ عبد الوہاب عزام سے دمشق میں ہوئی تھی اور ان کا پہلی دفعہ تعارف شام کے وزیر تعلیم السید خلیل مردم بک نے کرایا تھا۔ سفیر صاحب کو شیخ صاحب کے ساتھ ملاقات سے بہت خوشی ہوئی۔ شیخ صاحب نے ان کو پاکستان میں اپنے ملک کا نمائندہ مقرر ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے خواہش کا اظہار کیا کہ وہ مصر اور پاکستان کے درمیان سیاسی، اقتصادی، اجتماعی اور ثقافتی روابط کے پیدا کرنے کیلئے کوشاں ہوں گے۔

درخواست دعاء

عرصہ دراز سے میری مامی صاحبہ اہلیہ چودھری محمد علی خانصاحب نواب شاہ سندھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی خدمت میں۔ اور درویشان قادیان اور جملہ احباب سے محترمی مامی صاحبہ کیلئے دردِ دل سے صحت کاملہ کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار ظفر اللہ خاں نواب شاہ سندھ)